سورة الرعد

آیات ١٧ - ٢٦

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى
النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَـقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۙ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ
جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ ﴿١٧﴾ لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا
لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَ الَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّ مِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا
بِهٖ ؕ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الۡحِسَابِ ۙ وَ مَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿١٨﴾ ع اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ
مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ ۙ ﴿١٩﴾ الَّذِيۡنَ يُوۡفُوۡنَ بِعَهۡدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنۡقُضُوۡنَ
الۡمِيۡثَاقَ ۙ ﴿٢٠﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَ يَخَافُوۡنَ سُوۡٓءَ الۡحِسَابِ ؕ ﴿٢١﴾
وَ الَّذِيۡنَ صَبَرُوا ابۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنۡفَقُوۡا مِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدۡرَءُوۡنَ
بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓـئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِ ۙ ﴿٢٢﴾ جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ
اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓـئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۚ ﴿٢٣﴾ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى
الدَّارِ ؕ ﴿٢٤﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَ يَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ
يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓـئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ
وَ فَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَ مَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ ع

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً - اسی نے اتارا آسمان سے پانی

سَالَ يَسِيْلُ ، سَيْلَانٌ بہنا، پانی کا چلنا

فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا - پھر بہہ نکلے نالے/وادیاں اپنی گنجائش کے مطابق

سَيْلَ الْعَرِمِ زور کا سیلاب

اردو میں: سیل (پانی کا بہاؤ)، سیّال (مائع حالت)، سیلی (موج / تھپیڑا)

اَوْدِيَةٌ ، وَادِي کی جمع (وادیاں) ندی نالے

قَدَر: وسعت، گنجائش، مقدار

فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ - پھر اٹھا دیا سیلاب نے

اِحْتَمَلَ يَحْتَمِلُ ، اِحْتِمَالٌ اٹھانا (VIII)

زَبَدًا رَّابِيًا - ابھرنے والا کچھ جھاگ

زَبَدًا جھاگ

زُبَد مکھن

رَبا يَرْبُو ، رُبُوّاً ابھرنا، چڑھنا، اٹھنا

رَابِيا اوپر چڑھنے والا

وَ مِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ - اور ان (دھاتوں) کو بھی جنہیں یہ تپاتے ہیں

اَوْقَدَ يُوْقِدُ ، اِيْقَادٌ روشن کرنا، تپانا، پگھلانا (IV)

فِى النَّارِ - آگ میں

ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ - زیور (بنانے) کے لیے یا کچھ سامان

اِبْتِغَآءَ چاہنا

حِلْيَة - زیور

زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ - جھاگ اٹھتا ہے ویسا ہی۔

كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۬ؕ فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ﴿۱۷﴾

كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ - اسی طرح (مثال) بیان کرتا ہے اللہ

الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ - حق و باطل کی

فَاَمَّا الزَّبَدُ - وہ جو جھاگ ہے

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، ذَهَابٌ
جانا، لے جانا

فَيَذۡهَبُ جُفَآءً - وہ چلا جاتا ہے بے کار ہوتے ہوئے

جُفَآءً : جھاگ، ہنڈیا کا ابال، خس و خاشاک، وادی / نالے کا کوڑا کرکٹ

(ج ف و) جُفَآء : ناکارہ، بے کار - وہ جھاگ اور کوڑا جو نالہ کے بہاؤ میں کناروں پر آکر جم جاتا ہے

وَ اَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ - اور جو چیز نفع پہنچاتی ہے لوگوں کو

فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ - وہ باقی رہ جاتی ہے زمین میں

مَكَثَ يَمْكُثُ ، مَكْثٌ : رہ جانا، ٹھہر جانا

كَذٰلِكَ - اسی طرح

يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ - بیان کرتا ہے اللہ مثالیں (تاکہ تم سمجھو)

أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ
حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُۥ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ
النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾

اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور ہر ندی نالہ اپنے ظرف کے مطابق اسے لے کر چل نکلا پھر جب
سیلاب اٹھا تو سطح پر جھاگ بھی آ گئے اور ویسے ہی جھاگ اُن دھاتوں پر بھی اٹھتے ہیں جنہیں زیور
اور برتن وغیرہ بنانے کے لیے لوگ پگھلایا کرتے ہیں اِسی مثال سے اللہ حق اور باطل کے
معاملے کو واضح کرتا ہے جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے وہ
زمین میں ٹھیر جاتی ہے اس طرح اللہ مثالوں سے اپنی بات سمجھاتا ہے

Allah sends down water from the heavens and the river-beds flow, each according to its measure, and the torrent carries along a swelling scum. In like manner, from that metal which they smelt in the fire to make ornaments and utensils, there arises scum like it. Thus does Allah depict truth and falsehood. As for the scum, it passes away as dross; but that which benefits mankind abides on the earth. Thus does Allah explain (the truth) through examples

محمد اقبال

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَ مِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَ الۡبَاطِلَ ۵

نبی اکرم ﷺ کی دعوتِ حق اور اس کی مخالف کا انجام۔ ایک تمثیل سے

- اس تمثیل میں اس علم کو جو نبی اکرم ﷺ پر وحی کے ذریعے سے نازل کیا گیا تھا، آسمانی بارش سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اور ایمان لانے والے سلیم الفطرت لوگوں کو ان ندی نالوں کے مانند ٹھیرایا گیا ہے جو اپنے اپنے ظرف کے مطابق باران رحمت سے بھرپور ہو کر رواں دواں ہو جاتے ہیں۔
- اس مخالفت اور ہنگامہ و شورش کو جو تحریک اسلامی کے خلاف منکرین و مخالفین نے برپا کر رکھی تھی اس جھاگ اور اس خس و خاشاک سے تشبیہ دی گئی ہے جو ہمیشہ سیلاب کے اٹھتے ہی سطح پر اپنی اچھل کود دکھانی شروع کر دیتا ہے
- قرآن چونکہ حجاز میں نازل ہو رہا تھا اس لیے اس میں زیادہ تر مثالیں بھی اسی سرزمین سے دی گئی ہیں۔ اس مثال میں بھی علاقہ حجاز کے پہاڑی سلسلوں اور وادیوں کا ذکر ہے کہ جب بارش ہوتی ہے تو ہر وادی میں اس کی وسعت کے مطابق سیلابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ کسی وادی کا catchment area زیادہ ہے تو وہاں زیادہ زوردار سیلاب آجاتا ہے اور جس کا کم ہے وہاں تھوڑا سیلاب آجاتا ہے۔
- پانی جب زور سے بہتا ہے تو اس کے اوپر جھاگ سا بن جاتا ہے۔ لیکن اس جھاگ کی کوئی حقیقت اور وقعت نہیں ہوتی۔ اصل نتائج کے اعتبار سے اس کا ہونا یا نہ ہونا گویا برابر ہے
- دوسری مثال۔ بھٹی جس کام کے لیے گرم کی جاتی ہے وہ تو ہے خالص دھات کو تپا کر کارآمد بنانا۔ مگر یہ کام جب بھی کیا جاتا ہے میل کچیل ضرور ابھر آتا ہے جو ایک فضول چیز ہے اصل خالص دھات اس جھاگ کے نیچے کٹھالی کی تہہ میں موجود ہوتی ہے جس سے زیور یا کوئی دوسری قیمتی چیز بنائی جاتی ہے۔

اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتۡ اَوۡدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا فَاحۡتَمَلَ السَّيۡلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا يُوۡقِدُوۡنَ عَلَيۡهِ فِى النَّارِ ابۡتِغَآءَ حِلۡيَةٍ اَوۡ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثۡلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡحَقَّ وَالۡبَاطِلَ ؕ ۵

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ حق اور اس کی مخالف کا انجام - ایک تمثیل سے

- نظریاتی تصادم اور حق و باطل کی کشمکش میں اگر ایک طرف سیل کی سی قوت ہونی چاہیے تاکہ وقت کی مفسد قوتیں اس کو تر نوالہ نہ سمجھ لیں اور ان کی فتنہ انگیزیاں ان میں اپنے مطلب کے لوگ تلاش نہ کر سکیں، تو ساتھ ہی ساتھ اہل حق میں حق کے نفاذ اور اظہار اور دوسرے لوگوں سے معاملات میں ایسی نرمی ہونی چاہیے کہ حریر بھی شرما جائے اور ان کی مروت اور دلآویزی اور لوگوں کے کام آنے کا جذبہ لوگوں کو یقین دلا دے کہ یہی لوگ ہیں جن سے یہ دھرتی آباد ہے
- اہل باطل جب دنیا کو اپنی منڈیوں میں تبدیل کرنے کے لیے کوشاں ہوں اور دوسری قوموں سے ان کے تعلقات صرف اپنے مفاد کی قیمت پر ہوں تو اہل حق کو دیکھ کر لوگوں کو یقین آ جائے کہ یہ لوگ کچھ حاصل کرنے کے لیے سرگرداں نہیں بلکہ دوسروں کی ضرورتیں پورا کرنے کے لیے کوشاں ہیں۔
- آیت کریمہ سے ہمیں جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کے نظریے پر بھی رہنمائی ملتی ہے، تفصیل اضافی مواد میں حصے میں

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذۡهَبُ جُفَآءً ۚ وَاَمَّا مَا يَنۡفَعُ النَّاسَ فَيَمۡكُثُ فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ كَذٰلِكَ يَضۡرِبُ اللّٰهُ الۡاَمۡثَالَ ؕ‏ ﴿۱۷﴾

بقاءِ انفع (نفع بخش چیز کا باقی رہنا)

- اسلام نے انسانی زندگی کو کارآمد اور کامیاب بنانے کے لیے بقائے نفع کا اصول دیا۔ دنیا میں جو چیز غیر نفع بخش ہوگی وہ جلد ختم ہو جائے گی اور جو چیز نفع بخش ہوگی وہ دیر تک قائم رہے گی۔ اس کے مطابق اگر انسان دوسرے انسان اور دوسری مخلوق کے لیے نفع بخش ہوگا تو وہ باقی رہے گا اور اگر وہ نفع بخش نہ ہوگا تو اپنے وجود کا جواز کھودے گا اور روئے زمین پر بے آبرو ہو جائے گا
- علم نافع (انسان کو فائدہ پہنچانے والا علم) انسان کی دنیاوی زندگی میں بھی باقی رہتا ہے اور انسان کے مرنے کے بعد بھی باقی رہتا ہے۔ انسان خود تو مر جاتا ہے مگر اس کا فیض جاری رہتا ہے۔ دوسرے لوگ اس سے فیضیاب ہوتے ہیں
- علم نافع دونوں طرح کے ہیں۔ ایک وہ علم جو آخرت کے لحاظ سے نفع بخش ہو، نجات کا ذریعہ بنے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا راستہ دکھائے، ہدایت اور سعادت کی منزل آسان کرے۔ یہ علم وحی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور انبیا علیہم السلام اس کے حامل ہوتے ہیں
- دوسرا علم نافع وہ ہے جو دنیا میں زندگی گزارنے کے کام آتا ہے اور انسانی زندگی کی تعمیر و ترقی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ علم بالسعی ہے جو انسان کو مشاہدہ، تجربہ اور کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ انسانی تلاش و تحقیق کی پیداوار ہے
- علم ریاضی، علم کیمیا، ارضیات، حیوانیات، طبیعیات، سماجیات، صحت، نفسیات، بحریات، فلکیات، شماریات اور اپلائیڈ سائنس و ٹکنالوجی سب مفید علوم کا حصہ ہیں اور انسانی کوششوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن اور کائنات کی ترقی ان علوم سے وابستہ ہے ۔اس علم نافع کو دنیا میں چھوڑ کر جانے والے اہل ایمان نہ بھی ہوں، ان کا نام اور کام دنیا میں باقی رہتا ہے

لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى ؕ وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ لَافۡتَدَوۡا بِهٖ ؕ اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الۡحِسَابِ ۙ وَمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ ﴿۱۸﴾

لِلَّذِيۡنَ اسۡتَجَابُوۡا - ان لوگوں کے لیے جنھوں نے قبول کی (دعوت)

اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةٌ
قبول کرنا (X)

لِرَبِّهِمُ الۡحُسۡنٰى - اپنے رب کی، بھلائی ہے (ان کے لیے)

وَالَّذِيۡنَ لَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهٗ - اور وہ جنھوں نے نہیں قبول کی (دعوت) اس کی

لَوۡ اَنَّ لَهُمۡ مَّا فِى الۡاَرۡضِ - اگر ہوں ان کے پاس وہ (خزانے) جو زمین میں ہیں

جَمِيۡعًا وَّمِثۡلَهٗ مَعَهٗ - سب کے سب اور اتنے ہی اس کے ساتھ (اور بھی)

لَافۡتَدَوۡا بِهٖ - تو ضرور وہ فدیہ میں دے دیں اسے (چھڑانے کے لیے)

اِفْتَدٰى يَفْتَدِىْ ، اِفْتِدَآءٌ
فدیہ دینا (VIII)

اُولٰۤـئِكَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الۡحِسَابِ - یہی وہ لوگ ہیں کہ (لیا جائے گا) ان سے برا حساب

وَمَاۡوٰٮهُمۡ جَهَنَّمُ - اور ان کا ٹھکانا ہوگا جہنم

مَأْوٰى : ٹھکانہ

اردو میں: ملجا وماویٰ

وَبِئۡسَ الۡمِهَادُ - اور (وہ) کتنی بری آرامگاہ ہے

مِهَاد : رہنے کی جگہ

بِئْسَ : کتنا برا (کلمۂ ذمّ - کسی چیز کی برائی بیان کرنے کے لیے)
اس کے مقابل کسی چیز کی اچھائی بیان کرنے کے لیے نِعْمَ

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۚ وَ الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ
لَافْتَدَوْا بِهٖ ۚ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾

جن لوگوں نے اپنے رب کی دعوت قبول کر لی ہے اُن کے لیے بھلائی ہے اور جنہوں نے اسے قبول نہ کیا وہ اگر زمین کی ساری دولت کے بھی مالک ہوں اور اتنی ہی اور فراہم کر لیں تو وہ خدا کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سب کو فدیہ میں دے ڈالنے پر تیار ہو جائیں گے یہ وہ لوگ ہیں جن سے بری طرح حساب لیا جائے گا اور اُن کا ٹھکانہ جہنم ہے، بہت ہی برا ٹھکانا

There is good reward for those who respond to the call of their Lord. And those who do not respond to their Lord, (a time will come when) they shall offer all they have - even if they have all the riches of the world and the like of it besides to redeem themselves (from the chastisement of Allah). They will be subjected to a severe reckoning34 and Hell shall be their refuge. What a wretched resting place it is!

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ۭ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ سُوْۗءُ الْحِسَابِ ڏ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمِهَادُ 18

سادہ الفظ میں اصل کی حقیقت کا بیان

- گزشتہ آیت کریمہ میں جو بات تمثیلی انداز میں سمجھائی گئی ہے اسے سادہ اور واضح انداز میں ایک دوسرے پہلو سے بیان کیا جارہا ہے
- حاصل یہ ہے کہ جو بارش وحی الٰہی کی صورت میں نازل ہورہی ہے وہ تو اپنے منطقی اور حقیقی انجام کو پہنچ کر رہے گی۔ لیکن سوچنے کی بات مشرکین مکہ کے لیے ہے کہ وہ انکار کی صورت میں کس قدر ہول ناک انجام سے دوچار ہوں گے۔ قبول کرنے والے تو اپنے بہترین انجام کو پہنچ جائیں گے لیکن انکار کرنے والے کس اذیت ناک صورتحال سے دوچار ہوں گے اس کا اندازہ صرف اتنی بات سے ہو سکتا ہے کہ وہ یہ چاہیں گے کہ جو کچھ ان کے پاس ہے اگر اتنا ہی اور ان کے پاس ہوتا تو وہ سب کو فدیہ میں دے کر اپنے جان بچانے کی کوشش کرتے
- اللہ تعالیٰ اس طرح کا محاسبہ اپنے ان بندوں سے کرے گا جو اس کے باغی بن کر دنیا میں رہے ہیں۔بخلاف اس کے جنھوں نے اپنے خدا سے وفاداری کی ہے اور اس کے مطیع فرمان بن کر رہے ہیں
- بخلاف اس کے جنھوں نے اپنے خدا سے وفاداری کی ہے اور اس کے مطیع فرمان بن کر رہے ہیں ان سے " حساب یسیر " یعنی ہلکا حساب لیا جائے گا، ان کی خدمات کے مقابلے میں ان کی خطاؤں سے در گزر کیا جائے گا اور ان کے مجموعی طرز عمل کی بھلائی کو ملحوظ رکھ کر ان کی بہت سی کوتاہیوں سے صرف نظر کرلیا جائے گا

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ۭ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝19 الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۝20 وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ - تو کیا جو جانتا ہے کہ وہ جو

اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ - نازل کیا گیا ہے تم پر تمہارے رب کی طرف وہ حق ہے

كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى - اس کی مانند ہو سکتا ہے جو اندھا ہو

كَ : حرفِ تشبیہ

اَعْمٰى : اندھا (عُمْیٌ سے)

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرٌ
نصیحت قبول کرنا (V)

اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ - در حقیقت نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل والے

الْاَلْبَاب ، لُبْ کی جمع (عقل، جوہر)

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ - جو لوگ پورا کرتے ہیں اللہ کے عہد کو

اَوْفٰى يُوْفِيْ ، اِيْفَآءٌ پورا کرنا (IV)

وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ - اور نہیں توڑتے اس عہد کو

نَقَضَ يَنْقُضُ ، نَقْضٌ توڑنا

اردو میں : نقضِ امن جو نقصِ امن بھی لکھا جاتا ہے

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ - اور وہ جو ملاتے ہیں ان (رشتوں) کو

وَصَلَ يَصِلُ ، وَصْلٌ جوڑنا، ملانا، پاس آنا

اَوْصَلَ يُوْصِلُ ، اِيْصَالٌ پہنچانا، جوڑنا (IV)

اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ - حکم دیا اللہ نے جن کے بارے میں کہ انھیں ملایا جائے

وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ - اور ڈرتے ہیں اپنے رب سے

خَشِيَ يَخْشٰى ، خَشْيَةٌ : ڈرنا، خوفزدہ ہونا

خَشیت وہ ڈر جو کسی کی عظمت کی وجہ سے دل پر ہو

وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ - اور ڈر رکھتے ہیں سخت حساب کا

وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا - اور جو (راہ حق کے مصائب و آلام پر) صبر کرتے ہیں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ - اپنے رب کی رضامندی چاہنے کے لیے

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ - انہوں نے قائم کی نماز

وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ - اور خرچ کیا اس میں سے کو ہم نے عطا کیا ان کو

سِرًّا وَّعَلَانِيَةً - چھپاتے ہوئے اور اعلانیہ

وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ - اور دور کرتے ہیں بھلائی سے برائی کو

دَرَأَ يَدْرَؤُ ، دَرْءٌ دور کرنا، ٹالنا

اِدْرَءُوا الحُدودَ بِالشُّبْهَاتِ شبہات ہوں تو سزا ساقط کر دو

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ - یہی ہیں وہ لوگ ہیں جن کے لیے ہے آخرت کا گھر

عُقْبٰى عاقبت، بدلہ، انجام، جزا

اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۙ﴿١٩﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ﴿٢٠﴾ وَ الَّذِيْنَ
يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ﴿٢١﴾ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۙ﴿٢٢﴾

بھلا یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ شخص جو تمہارے رب کی اِس کتاب کو جو اس نے تم پر نازل کی ہے حق جانتا ہے، اور وہ شخص جو اس حقیقت کی طرف سے اندھا ہے، دونوں یکساں ہو جائیں؟ نصیحت تو دانش مند لوگ ہی قبول کیا کرتے ہیں، اور اُن کا طرز عمل یہ ہوتا ہے کہ اللہ کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں، اُسے مضبوط باندھنے کے بعد توڑ نہیں ڈالتے۔ اُن کی روش یہ ہوتی ہے کہ اللہ نے جن جن روابط کو برقرار رکھنے کا حکم دیا ہے انہیں برقرار رکھتے ہیں، اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اس بات کا خوف رکھتے ہیں کہ کہیں ان سے بری طرح حساب نہ لیا جائے۔ اُن کا حال یہ ہوتا ہے کہ اپنے رب کی رضا کے لیے صبر سے کام لیتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، ہمارے دیے ہوئے رزق میں سے علانیہ اور پوشیدہ خرچ کرتے ہیں، اور برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں آخرت کا گھر انہی لوگوں کے لیے ہے

He who knows that the Book which has been sent to you from your Lord is the Truth, is he like him who is blind to that truth? It is only people of understanding who take heed. Those who fulfil their covenant with Allah and do not break their compact after firmly confirming it; who join together the ties which Allah has bidden to be joined; who fear their Lord and dread lest they are subjected to severe reckoning; who are steadfast in seeking the good pleasure of their Lord; who establish Prayer and spend both secretly and openly out of the wealth We have provided them, and who ward off evil with good. Theirs shall be the ultimate abode.

اَفَمَنۡ يَّعۡلَمُ اَنَّمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَـقُّ كَمَنۡ هُوَ اَعۡمٰى‌ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِۙ ﴿۱۹﴾

نبی اکرم ﷺ کو تسلی، منکرین کو تہدید

- آیت ۱۶ کی طرح یہاں بھی "اعمیٰ" کا لفظ عقل و دل کے اندھوں کے لیے آیا ہے (قرآن کریم کا یہ نہایت ہی پیارا، موثر اور دل میں بیٹھ جانے والا انداز ہے کہ وہ کسی شخص یا کردار یا رویے کو مجسم شکل میں پیش کرتا ہے اور یہ تمثیل بجائے خود حقیقت، سچی اور بلا مبالغہ بھی ہوتی ہے)
- یہاں نبی اکرم ﷺ کو کو تسلی اور قریش مکہ کو تنبیہ کی گئ ہے
- نبی اکرم ﷺ کے لیے تسلی کا پہلو تو یہ ہے کہ تم قرآن کی شکل میں جو دعوت پیش کر رہے ہو اس کے بارے میں ہر ایک کا رویہ یکساں نہیں ہوگا۔ اس سے یاددہانی وہی حاصل کریں گے جو اولوا الالباب یعنی عقل و دل رکھنے والے ہیں (بینا ہیں) ۔ جن کے دل مردہ اور جن کی عقلیں اندھی ہوچکی ہیں وہ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ مطلب یہ کہ تم ان کے رویہ سے بلاوجہ بددل اور پریشان نہ ہو۔
- مشرکین کو آئینہ دکھایا گیا ہے کہ تم آنحضرت ﷺ کی دعوت کو رد کرکے یہ سمجھتے ہو کہ تم نے شاید کوئی کارنامہ انجام دیا ہے حالانکہ آپ ﷺ کی دعوت انسانیت کی پکار ہے۔ وہ تمہارے روشن مستقبل کی نوید ہے، وہ تمہاری فوز و فلاح کی ضمانت ہے۔ تم نے دن کی روشنی چھوڑ کر رات کی تاریکیوں کو پسند کیا۔ تمہیں اندازہ ہی نہیں کہ تم کس طرح حوادث کو دعوت دے رہے ہو۔ تم چونکہ دانشِ نورانی کی دولت سے تہی دامن ہو اس لیے تمہیں معلوم نہیں کہ علم و دانش انسان کا عظیم سرمایہ ہے۔ لیکن جب یہی دانش، دانش نورانی سے الگ ہو جاتی ہے تو پھر اس دانش کا کام اتباع ہَویٰ کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ہوائے نفس کی وکیل بن کر انسانی اقدار کی تباہی کا باعث بن جاتی ہے

الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾ وَ الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ

ایمان لانے والوں (اہل علم و عقل) کی دس خصوصیات

- انسانوں کے دو گروہوں کے تقابلے میں اس گروہ کی خصوصیات کا ذکر جس نے خدا کی دی ہوئی عقل سے سوچا اور حقائق کی روشنی میں ایک یقینی فیصلہ تک پہنچے۔ اور بے لاگ جائزہ کے نتیجہ میں ان کا دل جس چیز پر مطمئن ہوا اس کو اس نے ارادہ اور شعور کے ساتھ اختیار کرلیا۔

1. اللہ سے کیے عہد کو پورا کرتے ہیں، اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد وہ عہد ہے جسے عہد الست کہا جاتا ہے۔ وہ میثاق فطرت ہے جو تمام اولاد آدم سے لیا گیا ہے اور جس کا سب نے اقرار کیا ہے (اس کا تفصیلاً ذکر سورۃ اعراف آیت 172 میں پڑھ آئے ہیں)
2. عہد شکنی اور میثاق شکنی کے جرم کے مرتکب نہیں ہوتے
3. ان روابط کو جوڑتے ہیں جن کے جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا ہے، ان روابط کو جوڑنا جن کے جوڑنے کا حکم اللہ نے دیا ہے
4. اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور اس کی رضا جوئی کے لیے کرتے ہیں
5. آخرت کے برے حساب سے ڈرتے ہیں، حساب آخرت کے نتائج کی برائی سے ہمیشہ خوفزدہ رہتے ہیں کہ اس دن حساب کے نتائج منفی ہونے کی صورت میں کہیں ہماری شامت نہ آجائے۔

وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ﴿٢٢﴾

ایمان لانے والوں (اہل علم و عقل) کی دس خصوصیات

6. صابر ہوتے ہیں (جم جانا، اڑ جانا اور استقامت دکھانا اور پابندی کرنا)۔ اپنے رب کی خوشنودی کی راہ میں جو مشکلات پیش آتی ہیں ان پر صبر کرتے ہیں
7. محض اللہ کی خوشنودی کے طلب گار ہوتے ہیں
8. نماز قائم کرتے ہیں — (اقاموا الصلوۃ نماز کا اہتمام کرتے ہیں، نماز پڑھنے اور نماز کے اہتمام میں بڑا فرق ہے)
9. انفاق فی سبیل اللہ کرتے ہیں علانیہ بھی اور خفیہ بھی
10. برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں۔

o یہ اہل عقل و دانش (اہل ایمان)۔ اپنی خواہشات کو قابو میں رکھتے ہیں، اپنے جذبات اور میلانات کو حدود کا پابند بناتے ہیں، خدا کی نافرمانی میں جن جن فائدوں اور لذتوں کا لالچ نظر آتا ہے انھیں دیکھ کر پھسل نہیں جاتے، اور خدا کی فرمان برداری میں جن جن نقصانات اور تکلیفوں کا اندیشہ ہوتا ہے انھیں برداشت کرتے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے مومن کی پوری زندگی درحقیقت صبر کی زندگی ہے، کیونکہ وہ رضائے الٰہی کی امید پر اور آخرت کے پائیدار نتائج کی توقع پر اس دنیا میں ضبط نفس سے کام لیتا ہے اور گناہ کی جانب نفس کے ہر میلان کا صبر کے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔

o ملائکہ ان کو اس بات کی خوشخبری دیں گے کہ اب تم ایسی جگہ آ گئے ہو جہاں تمہارے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے۔ اب یہاں تم ہر آفت سے، ہر تکلیف سے ہر مشقت سے، اور ہر خطرے سے اور اندیشے سے محفوظ ہو

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡ کُلِّ بَابٍ ۚ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ ﴿ؕ۲۴﴾ وَ الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا - ابدی قیام گاہ کے باغوں میں وہ داخل ہوں گے

عَدۡن : ہمیشہ رہنے والے، ہمیشگی کے

عَدَنَ : رہنا، اقامت رکھنا

وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ - اور وہ بھی جو نیک ہوں گے ان کے آباؤاجداد میں سے

صَلَحَ یَصۡلُحُ ، صَلَاحٌ

سدھرنا، نیک ہونا، صالح ہونا

وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّیّٰتِهِمۡ - اور ان کے ازواج میں سے اور ان کی اولاد میں سے

اَزۡوَاج : جوڑے | ذُرِّیّٰت : اولادیں

وَ الۡمَلٰٓئِکَةُ یَدۡخُلُوۡنَ عَلَیۡهِمۡ - اور فرشتے آئیں گے ان کے پاس (استقبال کے لیے)

مِّنۡ کُلِّ بَابٍ - ہر دروازے سے۔

سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ - (اور کہیں گے) سلامتی ہو تم پر بسبب صبر تم نے کیا

فَنِعۡمَ عُقۡبَی الدَّارِ - تو کتنا اچھا ہے آخرت کا گھر

نِعۡمَ : کتنا اچھا (کلمۂ مدح - کسی چیز کی اچھائی بیان کرنے کے لیے)

وَ الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ - اور وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ کے عہد کو

نَقَضَ توڑنا

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ

مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ - اس کے پختہ کر لینے کے بعد

مِيْثَاق : پختہ کرنا

وَيَقْطَعُوْنَ - اور قطع کرتے ہیں ان (رشتوں کو)

قَطَعَ يَقْطَعُ ، قَطْعٌ کاٹنا، قطع کرنا

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ - جن کا اللہ نے حکم دیا

بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ - کہ ان کو جوڑا جائے

وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ - اور فساد مچاتے ہیں زمین میں

فَسَاد : بگاڑ، خرابی، جھگڑا، ابتری، بد نظمی، قتل وغارت، بلوہ، تباہی، بدامنی، بے دینی پھیلانا، فتنہ وفساد، بداخلاقی

اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ - یہی لوگ ہیں کہ ان پر لعنت ہے

لَعْنَت : دھتکارنا اور دور کرنا، اللہ کی رحمت، عنایت اور برکات سے دور ہونا

وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ - اور ان کے لیے اس (آخری) گھر کی برائی

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ - اللہ کشادہ کرتا ہے رزق کو

رِزْق : ایک وسیع المانی لفظ- قرآن میں لفظ رزق، روزی، دانہ پانی، خوراک، سامان زیست (provision of life)، مال ودولت، عطا، خوشحالی، بارش، انسانی صلاحیتوں، علم، حکمت، عقل، عدل، صبر، حلم، شجاعت...... کے معانی میں آیا ہے

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿25﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ

لِمَنْ يَّشَآءُ - اس کے لیے جس کو وہ چاہتا ہے

وَيَقْدِرُ - اور ناپ تلا دیتا ہے (جسے چاہے)

قَدَرَ يَقْدِرُ ، قَدْرٌ : رزق کا تنگ کرنا، گھٹانا

رزق کی فراوانی اور تنگی کے بیان کے لیے قرآنِ مجید میں بَسَط اور قَدَرَ کے الفاظ آئے ہیں

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَهُ
اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں میں سے جس کا چاہتا ہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کا چاہتا ہے تنگ کرتا ہے

اس حقیقت کو قرآنِ کریم نے ۷ مرتبہ بیان فرمایا ہے

وَفَرِحُوا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - اور وہ خوش ہیں دنیاوی زندگی میں

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا - اور نہیں ہے دنیاوی زندگی

فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ - آخرت کے مقابلے میں مگر ایک معمولی فائدہ

مَتَاع : فائدہ اٹھانے کی چیز، برتنے کا سامان معمولی فائدہ، سامان تفریح، پونجی

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍۚ ﴿۲۳﴾ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
عُقْبَى الدَّارِؕ ﴿۲۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ وَ یَقْطَعُوْنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ
وَ لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُؕ وَ فَرِحُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾

یعنی ایسے باغ جو اُن کی ابدی قیام گاہ ہوں گے وہ خود بھی ان میں داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ اجداد اور اُن کی بیویوں اور اُن کی اولاد میں سے جو جو صالح ہیں وہ بھی اُن کے ساتھ وہاں جائیں گے ملائکہ ہر طرف سے اُن کے استقبال کے لیے آئیں گے، اور اُن سے کہیں گے کہ "تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اُس کی بدولت آج تم اِس کے مستحق ہوئے ہو" پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر! رہے وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو مضبوط باندھ لینے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں، جو اُن رابطوں کو کاٹتے ہیں جنہیں اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے، اور جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہ لعنت کے مستحق ہیں اور ان کے لیے آخرت میں بہت برا ٹھکانا ہے
اللہ جس کو چاہتا ہے رزق کی فراخی بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے کہ نپا تلا رزق دیتا ہے یہ لوگ دنیوی زندگی میں مگن ہیں، حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ بھی نہیں

محمد اقبال

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَ مَنۡ صَلَحَ مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَ اَزۡوَاجِهِمۡ وَ ذُرِّيّٰتِهِمۡ وَ الۡمَلٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۚ ﴿۲۳﴾
سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ؕ ﴿۲۴﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَ اللّٰهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِيۡثَاقِهٖ وَ يَقۡطَعُوۡنَ مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ
اَنۡ يُّوۡصَلَ وَ يُفۡسِدُوۡنَ فِى الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَ لَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ يَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ يَّشَآءُ وَ يَقۡدِرُ ؕ وَ
فَرِحُوۡا بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ؕ وَ مَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ ع

The Ever-lasting Gardens which they shall enter and so shall the righteous from among their fathers, and their spouses, and their offspring. And angels shall enter unto them from every gate, and say: "Peace be upon you. You merit this reward for your steadfastness." How excellent is the ultimate abode!

As for those who break the covenant of Allah after firmly confirming it, who cut asunder the ties that Allah has commanded to be joined, and who create corruption in the land: Allah's curse shall be upon them and theirs shall be a wretched abode (in the Hereafter).

Allah grants the provision to whomsoever He wills abundantly and grants others in strict measure. They exult in the life of the world, although compared with the Hereafter, the life of the world is no more than temporary enjoyment.

محمد اقبال

وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْۗءُ الدَّارِ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَ
يَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿٢٦﴾ ؏

اہل دوزخ اور لعنت کے مستحق افراد کی ۷ خصوصیات

- گزشتہ آیات میں ان لوگوں کی صفات بیان کی گئی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے دین کو قبول کرتے اور قرآن کریم سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور پھر ان کے شاندار انجام کو بیان فرمایا
- اب یہاں قرآن کریم کے اپنے اسلوب کے مطابق ان لوگوں کے حالات بیان کیے جا رہے ہیں جو مذکورہ لوگوں کے بالکل برعکس ہیں اور پھر ان کے انجام کو بھی بیان کیا گیا

1. یہ لوگ عہد الست یا عہد فطرت اور یا کلمہ طیبہ کی صورت میں کیے ہوئے عہد کو توڑتے ہیں
2. جن تعلقات اور رشتوں کو جوڑنے کا حکم دیا گیا ہے انھیں کاٹتے ہیں (صلۂ رحمی کے بجائے قطعۂ رحمی کرتے ہیں)
3. اللہ کی زمین میں فساد برپا کرتے ہیں (جس کی کئی صورتیں ہیں)، ان پر لعنت ہے اور ان کے لیے برا ٹھکانہ ہے)
4. دنیا کی زندگی میں مگن رہتے ہیں
5. حسی معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں - (آیت ۲۷)
6. اللہ کے طرف نہیں لوٹتے اس لیے ہدایت سے محروم رہتے ہیں-(آیت ۲۷)
7. اللہ کی یاد سے غافل رہتے ہیں -(آیت ۲۸)

اضافی مواد

Reference Material

سورۃ الرَّعْد (آیات ۱۷ تا ۲۶)

- اس کائنات کی بعض نشانیوں کی طرف اشارہ جن سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اس کا خالق و صانع ہر گوشہ میں نافع کو باقی رکھتا اور غیر نافع کو چھانٹتا رہتا ہے۔ یہ اس بات کی شہادت ہے کہ وہ حق و باطل کی اس کشمکش میں بھی جو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دعوت اور قرآن کے نزول سے برپا ہوئی ہے باطل کو مٹا دے گا اور حق کا بول بالا کرے گا
- نبی اکرم ﷺ کی دعوتِ حق اور اس کی مخالف کا انجام، دو تماثیل کے ذریعے سمجھایا گیا
- پیغمبر ﷺ کی دعوت قبول کرکے اللہ کے راستہ پر چل کھڑے ہونے والوں کے لیے انجام کار کی کامیابی کی بشارت اور اس دعوت کی مخالفت و مزاحمت کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔
- اس دعوت کو قبول کرنے والے بینا اور اس کو رد کرنے والے اندھے ہیں
- ایمان لانے والوں (اہل علم و عقل) کی دس خصوصیات
- دوزخ اور لعنت کے مستحق افراد کی سات خصوصیات
- اس شبہ کا جواب کہ اگر اللہ کی تمام عنایتوں کے حق دار صرف اہل ایمان ہی ہیں تو وہ لوگ کیوں رزق و فضل کے مالک بنے بیٹھے ہیں جو رات دن اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت مزاحمت میں سرگرم ہیں۔

علم نافع اور دنیا میں اس کا ٹھہراؤ

- علم نافع کیا ہے ؟جو علم انسان کو دینی یا دنیوی اعتبار سے نفع پہنچائے اور ان کے مسائل کو حل کرے وہ علم نافع ہے
- علم غیر نافع : جو علم انسانیت کے لئے ہلاکت اور مضرت کا سامان ہو وہ علم غیر نافع ہے
- اسلام نے علم کی تقسیم علم نافع اور علم غیر نافع سے کی ہے۔ نبی کریم ﷺ علم نافع کے لئے دُعا فرمایا کرتے تھے اور جو علم نافع نہ ہو، اس سے پناہ چاہتے تھے (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لاَ يَنْفَعُ.... اے اللہ اس علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو نفع نہ دے)
- آپ ﷺ نے فرمایا، اِنَّ مَثَلَ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ فِيْ سَبِيْلِ الله (مسند احمد) ”جو علم نفع بخش نہ ہو اس کی مثال اس خزانے کی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے“
- حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں "علم کی کتنی کثرت اور وسعت ہے، کون ہے جو سارے علوم کو جمع کرلے۔ اگر تم علم حاصل کرنا چاہتے ہو تو زیادہ نفع بخش علم حاصل کرو"
- علم نافع دونوں طرح کے ہیں۔ایک وہ علم جو آخرت کے لحاظ سے نفع بخش ہو، نجات کا ذریعہ بنے اور اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا راستہ دکھائے، ہدایت اور سعادت کی منزل آسان کرے۔ یہ علم وحی کے ذریعے حاصل ہوتا ہے اور انبیا علیہم السلام اس کے حامل ہوتے ہیں
- اس علم نافع کا سب سے بڑا ذریعہ قرآنِ کریم ہے جس میں انسانی معاشرے کی تعمیر و تشکیل کے اساسی اصول قوانین موجود ہیں جو تا قیامت ہر دور میں انسانی معاشروں کی تعمیر و تشکیل کے لیے رہنمائی کرتے رہیں گے، نبی اکرم ﷺ نے انہی قرآنی تعلیمات کی روشنی میں انسانی معاشروں میں نہ صرف قومی، بلکہ بین الاقوامی عادلانہ نظام قائم کیا، جس سے کل انسانیت نے بلا تفریق رنگ، نسل، مذہب مادی ترقی بھی حاصل کی اور روحانی ترقی بھی حاصل کی ، اسی علم نافع کی وجہ سے انسان شرک و بدعت ، گمراہی وضلالت ، پستی و ذلت اور شیطانی مکر وفریب سے بچ کر دائمی خسارے سے بچ سکتا ہے اور ہمیشہ کی کامیابی سمیٹ سکتا ہے

علم نافع اور دنیا میں اس کا ٹھہراؤ

- دوسرا علم نافع وہ ہے جو دنیا میں زندگی گزارنے کے کام آتا ہے اور انسانی زندگی کی تعمیر و ترقی سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ علم بالسعی ہے جو انسان کو مشاہدہ، تجربہ اور کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ انسانی تلاش و تحقیق کی پیداوار ہے
- علم ریاضی، علم کیمیا، ارضیات، حیوانیات، طبیعیات، سماجیات، صحت، نفسیات، بحریات، فلکیات، شماریات اور اپلائیڈ سائنس و ٹکنالوجی سب مفید علوم کا حصہ ہیں اور انسانی کوششوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ انسانی تمدن اور کائنات کی ترقی ان علوم سے وابستہ ہے -اس علم نافع کو دنیا میں چھوڑ کر جانے والے اہل ایمان نہ بھی ہوں، ان کا نام اور کام دنیا میں باقی رہتا ہے
- اسلام نے کبھی علم و تحقیق سے عداوت نہیں رکھی؛ بلکہ لوگوں کو کائنات کی مخفی حقیقتوں میں غور و فکر اور تدبر کی دعوت دی اور حکمت و دانائی کی ہر بات کو مومن کی متاعِ گم گشتہ قرار دیا، علم کے اعتراف میں اپنے اور بیگانے کا فرق نہیں کیا۔
- اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں بقاءِ انفع (نفع بخش چیز کا باقی رہنے) کا اصل رائج کیا ہے، یعنی جو چیز نفع بخش ہے وہ تو باقی رہتی ہے اور جو نافع نہیں ہے وہ مٹ جاتی ہے۔
- ابو علی سینا (Avicenna) - میڈیکل سائنسز کے میدان میں ابو علی سینا کی تصانیف، خاص طور پر "القانون فی الطب" (The Canon of Medicine) نے صدیوں تک میڈیکل تعلیم کو متاثر کیا۔
- آئزک نیوٹن - نیوٹن کی فزیکس میں کی گئی دریافتوں، بالخصوص گریویٹیشن کے قوانین نے جدید سائنسی فکر کی بنیاد رکھی۔
- گیلیلیو گیلیلی - گیلیلیو کی فلکیاتی مشاہدات نے ہمارے کائنات کے بارے میں علم میں اضافہ کیا جس سے آج بھی فائدہ اٹھایا جارہا ہے۔

علم نافع اور دنیا میں اس کا ٹھہراؤ

- محمد بن موسیٰ الخوارزمی ۔الجبرا کے بانی جنہوں نے ریاضیاتی علم میں انقلابی اضافہ کیا، جس سے دنیا بھر کے لوگ استفادہ کرتے ہیں۔
- اسی اصول کے تحت پنسلین ((Penicillin کی دریافت، ویکسین، ٹیلی فون، چھاپہ خانہ، اور انسانوں کے لیے مفید سینکڑوں ہزاروں اشیاء کو ایجاد اور دریافت کرنے والوں کے نام بھی باقی ہیں اور ان کا کام بھی جس سے انسانیت مسلسل مستفید ہو رہی ہے اور اس دنیا کے اندر انسانی ارتقاء کا سفر آگے کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے

جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کا نظریہ - ان آیات سے رہنمائی

أَنزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ أَوْدِيَةٌ بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ۚ وَمِمَّا يُوقِدُونَ عَلَيْهِ فِى النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ أَوْ مَتَاعٍ زَبَدٌ مِّثْلُهُ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْحَقَّ وَالْبَاطِلَ ۚ فَأَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۖ وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِى الْأَرْضِ ۚ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ ﴿١٧﴾

اللہ نے آسمان سے پانی برسایا اور ہر ندی نالہ اپنے ظرف کے مطابق اسے لے کر چل نکلا پھر جب سیلاب اٹھا تو سطح پر جھاگ بھی آ گئے اور ویسے ہی جھاگ اُن دھاتوں پر بھی اٹھتے ہیں جنہیں زیور اور برتن وغیرہ بنانے کے لیے لوگ پگھلایا کرتے ہیں اِسی مثال سے اللہ حق اور باطل کے معاملے کو واضح کرتا ہے جو جھاگ ہے وہ اڑ جایا کرتا ہے اور جو چیز انسانوں کے لیے نافع ہے وہ زمین میں ٹھیر جاتی ہے اس طرح اللہ مثالوں سے اپنی بات سمجھاتا ہے

- فریڈرش ہیگل (وفات 1831) اٹھارویں صدی کا مشہور جرمن فلسفی ہے۔ اس نے ایک فلسفہ پیش کیا۔ جس کو تھیسس اور انٹی تھیسس (thesis and anti-thesis) کہا جاتا ہے
- کارل مارکس نے اس نظریہ کو انسانی تاریخ پر منطبق کرتے ہوئے اپنا مشہور نظریہ جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) وضع کیا (جس کے مطابق تاریخ کے نام پر سماج میں آج جو کچھ بھی پایا جاتا ہے وہ طبقاتی کشمکش کی تاریخ ہے)
- مارکس کے نزدیک اصل اہمیت جس چیز کی ہے وہ معیشت ہے ایک تاریخی عہد کا معاشی نظام اپنے عہد کی پوری انسانی تہذیب کی شکل و صورت بناتا ہے۔ ہر عہد میں قانون، اخلاق، مذہب، فلسفہ، علوم و فنون، اور فی الجملہ تمام انسانی افکار و تصورات اس نظام معیشت کے اثر سے یا اس نظام معیشت کو چلانے اور قائم رکھنے کے لیئے بنتے ہیں جو اس عہد کی سوسائٹی میں کارفرما ہو

جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کا نظریہ - ان آیات سے رہنمائی

- مارکس کے نزدیک جدلی عمل اس طرح وجود میں آتا ہے کہ جب معاشی نظام پر کوئی طبقہ قابض ہو جاتا ہے، دوسروں کو اپنا دستِ نگر بنا لیتا ہے، ان کا استحصال کرتا ہے تو دوسرے طبقوں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے، وہ معاشی پیداوار، اور اسبابِ زندگی کی تقسیم اور ملکیتی تعلقات کے ایک نئے نظام کا مطالبہ کرتے ہیں جس سے پہلے طبقے کے ساتھ ان کی کشمکش شروع ہوتی ہے
- آخر کار اس کشمکش یا طبقاتی نزاع کے نتیجے میں معاشی نظام بدل جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی پرانے قانونی مذہی اخلاقی اور فلسفیانہ تصورات کو بھی نئے تصورات کے لیئے جگہ خالی کرنا پڑتی ہے
- معاشرے میں ایک خیال یا نظریہ کا جنم (thesis)، اس کا ردِ عمل (antithesis)، تھیسس اور اینٹی تھیسس کا ٹکراؤ نتیجتاً synthesis کا ظہور، پھر اس synthesis کے خلاف ایک اور ردِ عمل (antithesis)۔
- مارکس کے نزدیک یہ جدلی عمل معاشروں میں آگے بڑھتا رہتا ہے اس تصادم میں جو چیز فضول غلط اور بیکار ہوتی ہے وہ ضائع ہوتی رہتی ہے مگر جو علم اور خیال معاشرے اور نسل انسانی کے لیے فائدہ مند ہوتا ہے وہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتا ہے
- اس نظریے کا کلی انحصار مادے پر ہے اور انسان کے ساتھ وابستہ دوسرے متعدد عوامل کو اس میں نظر انداز کیا گیا ہے اس وجہ سے یہ ایک گم، راہ کن نظریہ ہے تاہم اس نظریے میں ایک جزئی صداقت پائی جاتی ہے، اس جزوی صداقت کو ہیگل اور مارکس نے کل حقیقت قرار دے دیا

جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کا نظریہ - ان آیات سے رہنمائی

- اس نظریے کی اصل فطرت کے ایک قانون پر قائم ہے اور یہ قانون وہی ہے جس کو قرآن میں قانون دفع (البقرۃ آیت 251؛ الحج آیت 40) کہا گیا ہے۔

[وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے ذریعے ہٹاتا نہ رہتا، تو زمین کا نظام بگڑ جاتا، لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اِس طرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے-2:251)

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں-22:40)]

- قرآن میں دفع کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا مطلب ہے، ہٹانا (to repel)، اس سے مراد تاریخ کے وہ انقلابات ہیں، جو ایک قوم کو غلبہ کے مقام سے ہٹاتے ہیں، اور اس کے بعد دوسری قوم کو موقع ملتا ہے کہ وہ دنیا کا انتظام سنبھالے۔ اس قسم کے انقلابات تاریخ میں بار بار ہوئے ہیں۔ یہ انقلابات بظاہر انسان کے ذریعے انجام پاتے ہیں لیکن ان کا انجام دینے والا اور ان کا منتظم اللہ تعالیٰ ہے
- قرآن مجید نے قوموں کی تبدیلی (Law of Replacement) اور قوموں کی ہلاکت (Law of Annihilation) کے متعین الگ اسباب بتائے ہیں (جو کہ معاشی ہر گز نہیں ہیں)

جدلیاتی مادیت (dialectical materialism) کا نظریہ - ان آیات سے رہنمائی

مارکس کے جدلی نظریے کی کمزوری :

- انسانی تمدن و تہذیب کے ارتقا اور تاریخ کے تمام تغیرات کا محور اسباب معیشت کی فراہمی اور تقسیم کا سوال ہے
- اس کے نزدیک پوری انسانی زندگی معاش کے محور پر گھومتی ہے اور اس کو حرکت دینے والی طاقت دراصل طبقاتی نزاع کی طاقت ہے اس کے نزدیک مذہب اخلاق اور انسانی تہذیب و تمدن کے لیئے کوئی ایسے مستقل اصول موجود نہیں ہیں جو ازلی و ابدی ہوں اور بجائے خود حق و صدق ہوں
- انسان پہلے اپنے مادی مفاد اور اپنی معاشی اغراض کے لیئے ایک طریقہ اختیار کرتا ہے پھر اس کو مستحکم کرنے اور اچھی طرح کامیابی کے ساتھ چلانے اور برحق بنانے کے لیئے ایک مذہب ایک فلسفہ اخلاق اور ایک نظام افکار و تصورات گھڑ لیتا ہے
- اس کے نزدیک یہ بالکل فطری بات ہے کہ انسانوں کا جو طبقہ کسی دوسرے طریقے میں اپنا معاشی مفاد مضمر پائے اسے اختیار لے اور سابقہ معاشی نظام کے تحت پچھلے مذہب و اخلاق اور تہذیبی اور تمدنی نظریات کو بھی رد کر دے اور اپنے مفاد کے مطابق نئے عقیدے اور اصول گھڑ لے
- یہ نظریہ ایمان، اخلاق، اور ان کے ثمرات کی پوری طرح نفی کرتا ہے جو انبیاء علیہ السلام پیش کیے
- قرآنی تعلیمات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ مارکس کو انسانی تہذیب کے ارتقاء اور اس کے اساسی قانون کو دریافت کرنے میں سخت ٹھوکر لگی ہے (انسان کو محض ایک معاشی حیوان قرار دے کر)

مارکس کے جدلی نظریے کی کمزوری :

- قرآن کی رو سے انسان محض حیوانی (Biological) وجود کا نام نہیں جو بھوک، شہوت، حرص، خوف، غضب، وغیرہ جیسے داعیات کا محل ہے، بلکہ دراصل انسان وہ روحانی وجود ہے جو اوپر کے حیوانی خول کے اندر رہتا ہے اور اخلاقی احکام کا محل ہے
- انسان کو دوسرے حیوانوں کی طرح جبلت کا غلام نہیں بنایا گیا بلکہ اسے عقل، تمیز، اکتساب علم، اور فیصلہ کی قوتیں دے کر ایک خاص حد تک خود اختیاری (Autonomy) عطا کی گئی ہے
- اللہ تعالیٰ نے اسے کوشش و سعی کی قوت دے کر اسے دنیا میں چھوڑا ہے تاکہ وہ جو کچھ حاصل کرے اپنی کوشش سے کرے اپنی کوشش کے لیئے جو رخ اور جو راستہ چاہے اختیار کرے اور اپنے اختیار کردہ رخ پر جہاں تک بڑھ سکتا ہے بڑھتا چلا جائے۔ اسی خود اختیاری کی حامل اور اسی کوشش کی قوت رکھنے والی، اور اپنی کوشش کے لیئے خود ہی سمت اور راستہ متعین کرنے والی روح کا نام انسان ہے
- خلاصہ : انسان صرف مادی وجود نہیں بلکہ روحانی مخلوق ہے جسے عقل، شعور اور فیصلہ کرنے کی صلاحیت دی گئی ہے، قرآن کے نزدیک انسان ایک بالادست مخلوق ہے جس کا مقصد حیوانی ضروریات سے بلند ہو کر ایک ارفع و اعلیٰ مقصد کے لیے کوشش کرنا ہے